سوال نمبر III:

سیاست کا اصل مقصد ہی خدمت اور اطاعت ہی ہیں۔
سیاست چاہے دنیا میں کہیں پڑھی ہو اس کا مقصد ضرور ہوتا ہے۔ اس طرح اسلام نے بھی سیاست سے منع نہیں کیا بلکہ آج سے چودہ سو برس پہلے ہی سمجھایا کہ سیاست کا اصل مقصد کیا ہوتا ہے۔ اسلامی سیاست کا اصل مرکز ایک فلاحی ریاست اور انصاف پسند معاشرے کا قیام ہے۔ اور اسلام ہمیشہ سے ہی اس پر زور دیتا رہا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اعمال اور کردار سے بھی ریاست مدینہ کو ایک فلاحی ریاست کا درجہ دینے میں کامیاب ہوئے۔

اسلامی سیاست: ایک فلاحی ریاست کا قیام

اسلام صرف ایک دین نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبے کے حوالے سے رہنمائی موجود ہیں۔ زندگی کا کوئی بھی پہلو چاہے وہ سیاسی ہو، معاشی ہو یا معاشرتی اسلام کی تعلیمات سے خالی نہیں۔ اسلام سیاست میں خاص کر دوسرے امور کے ساتھ ساتھ ایک فلاحی ریاست کے قیام پر زور دیتا ہے فلاحی ریاست سے مراد ہے کہ ایک ایسا ریاست جس میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہو:

(1) ← **کوئی بھوکا نہ ہو:**

اسلامی ریاست کا پہلا پہلی ترجیح یہ ہوتی ہے کہ اس کا کوئی فرد چاہے وہ مرد ہو یا عورت، مسلم ہو یا غیر مسلم، بھوکا نہ رہیں۔ جس طرح حضرت عمرؓ کا فرمان ہے کہ: ترجمہ: اگر دریا نیل کے کنارے بھی اگر کتا بھی بھوکا رہا تو اس کا جواب دہ میں ہونگا
اس سے پتا چلتا ہے کہ اسلام کے ریاست نے انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کو بھی کھانا کھلانے کا درس دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: ترجمہ: قریب ہے کہ غربت اور افلاس گناہوں کی طرف لیکر جائے۔

(2) ← **حصول تعلیم کی پابندی نہ ہو:**

فلاحی ریاست کا دوسرا بڑا حق یہ ہے کہ وہاں پر پر حصول تعلیم پر کسی قسم کی پابندی نہ ہو۔ یہ کام خود رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد کرکے دکھایا۔ رسول اللہ ﷺ

2024.07.11 22:36
CamScanner

مسجد نبوی ﷺ کے علیم تعمیر سے پہلے حضرت ارقم رض کے گھر پر لوگوں کو درس دیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے درس سے صرف مسلمان مرد نہیں بلکہ عورتیں بھی مستفید ہوتے تھے۔ ایک قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے درس کے لیے ایک دن مقرر فرمایا تھا۔
ریاست مدینہ کے وقت مدینہ میں نو (۹) مساجد تھے، سب کے علماء کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ مسلمانوں کو درس دیں۔

③ **کوئی ظلم و جبر نہ ہو:-**

اسلام کے فلاحی ریاست کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہاں پر مسلمان اور غیر مسلم سب امن و امان سے رہیں۔ کوئی گروہ کسی دوسرے گروہ پر ظلم و ستم نہیں کرے گا۔ ہجرت مدینہ کے بعد، ریاست مدینہ کے قیام کے وقت رسول اللہ ﷺ نے میثاق مدینہ کے ذریعے مسلمانوں اور یہودیوں کے قبائل کو شیر و شکر کر دیا۔

④ **یکساں روزگار کے مواقع:**

فلاحی ریاست کا مقصد ایک ایسے ریاست کا قیام ہوتا ہے جس میں سب کے لیے یکساں روزگار کے مواقع میسر ہو اور ہر ایک فرد اپنے صلاحیت کے مطابق پیشہ اختیار کرے۔

اسلامی سیاست: ایک انصاف پسند معاشرے کا قیام:-

اسلام ہمیشہ سے ہی ایک پرامن معاشرے کے قیام کا درس دیتا ہے۔ جس میں سب لوگ برابر ہو، جس میں انصاف کا حصول ممکن ہو، اور جس میں قانون کی بالادستی ہو۔ آج کل مختلف ممالک انسانی مساوات، انصاف، بھائی چارے اور ہمدردی کا درس دے رہے ہیں یہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے سمجھایا اور رسول اللہ ﷺ اور خلیفہ خلفاء راشدین نے اپنے اعمال سے کر کے سمجھایا۔

① **اسلامی معاشرہ اور مساوات:**

ایک مستحکم اسلامی معاشرے کی بنیاد پر مساوات اور بھائی چارے پر رکھی جاتی ہیں، اگر کسی معاشرے میں مساوات نہ ہو تو وہ اسلامی معاشرے کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا:

2024.07.11 22:36

CamScanner

"کسی گورے کو کالے اور کسی کالے کو گورے اور نہ ہی کسی عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل ہے اگر فوقیت ہے تو محض تقویٰ کی بناء پر"۔

(2) اسلامی معاشرہ اور بھائی چارہ:

اسلامی سیاست کی اولین ترجیح ایک ایسے معاشرے کا قیام ہوتا ہے جس میں بھائی چارہ ہو۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں انصار اور مہاجرین کا بھائی چارہ کا قیام کیا تھا۔
اس طرح ارشاد ہے کہ: ترجمہ: "مسلمان سب ایک جسم کے مانند ہے اگر جسم کا ایک حصہ تکلیف میں ہو تو دوسرا بھی سکون میں نہیں ہوتا"
حدیث مبارک ترجمہ: "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے"۔

(3) اسلامی معاشرہ: انصاف کا حصول:

اسلام نے چودہ سو سال پہلے ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کا درس دیا ہے جس میں انصاف کا حصول آسانی سے ممکن ہو۔ جس میں قانون کی بالادستی قائم ہو۔
ایک ایسا معاشرہ جس میں حاکم وقت بھی جوابدہ ہو اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنے کا پابند ہو۔
ارشاد ہے کہ "ترجمہ: ہم نے داؤد کو حکمت بخشی تاکہ وہ لوگوں میں انصاف کریں"۔

(4) امیر غریب کا تفریق نہ ہو:

اسلام ایک ایسے معاشرے کے قیام پر زور دیتا ہے جس میں امیر غریب کی تفریق نہ ہو۔ جس میں جو نظام امیر کے لیے ہو وہ ہی غریب کے لیے بھی ہو۔

حاصل کلام:

اسلام نے ہمیشہ انسانیت کو سیدھا راستہ دکھایا چاہے وہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام دوسرے امور زندگی کے ساتھ ساتھ اسلامی سیاست پر بھی زور دیتا ہے۔ اسلامی سیاست سے مراد یہ نہیں کہ ذاتی مفاد کے لیے دین کا سہارا لیا جائے بلکہ ایسے نظام قائم کریں

2024.07.11 22:37

CamScanner

جاتی جس میں اسلام کی جھلک نظر آتی - اس طرح
ایک ایسی فلاحی ریاست قائم کیا جائے جس میں انسانیت
کا تصور ہو اور ریاست مدینہ کی عکس نمایاں ہو نہ کہ
کوئی ایسی ریاست جس سے اسلام کے خلاف سوچ جنم لیں۔
اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسا معاشرہ کا قیام ہو جس میں
انصاف اور مساوات کا بول بالا ہو۔ جس میں ہمدردی
اور بھائی چارے کی فضاء موجود ہو اور جو صحیح
طور پر اسلام کی ترجمانی کرے۔ جو غیر مسلم
اقوام میں بھی اسلام کے لئے محبت پیدا کرے، جو ان کو
متاثر کرے بغیر نہ رہ سکیں۔ ایسے معاشرے اور ریاست
کی قیام کا درس دیتا ہے اسلام۔

سوال نمبر (٦٧)

انسانی زندگی کا خالق، مالک، اور رازق اللہ تعالیٰ ہے۔
پھر اللہ تعالیٰ ان کے رہنمائی کے لیے وقتاً فوقتاً رسول
اور انبیاء کرام ع بھیجے جو ان کو بھٹکنے سے بچاتے اور راہ
راست پر لانے کا درس دیتے۔ ان تک تقریباً ایک لاکھ چوبیس
ہزار انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف ادوار میں
آئے اور سب سے آخر میں حضرت محمد ص کی آمد کے ساتھ نبوت
کو مہر لگ گئی۔ مسلمانوں کے ایمان کا ایک اہم جز ہے
کہ وہ رسولوں پر ایمان لائے کہ سارے انبیاء کرام اللہ تعالیٰ
ہی کے طرف سے آئے تھے اور محمد ص اللہ کا آخری نبی اور رسول
ہے۔

عقیدہ رسالت

عقیدہ رسالت سے مراد ہے کہ اس بات پر یقین
ہو کہ تمام انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے طرف نازل ہوئی اور
محمد ص آخری نبی اور رسول ہے۔ اس بات پر پختہ یقین
عقیدہ رسالت کہلاتا ہے۔ عقیدہ رسالت کے ساتھ ساتھ مسلمان
ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ خدا کی وحدانیت، ملائکہ، آسمانی کتابوں

اور عقیدہ آخرت کا ہونا بھی لازم ہے۔

عقیدہ رسالت کے انسانی زندگی پر اثرات

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر بہت سارے اثرات ہیں۔ یہ اثرات صرف ایک میدان میں نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ چاہے وہ سیاسی، سماجی ہو، معاشی ہو یا معاشرتی یا پھر تعلیمی شعبہ سب میں اس عقیدہ آخرت کے اثرات پائے جاتے ہیں۔

سماجی اثرات:

عقیدہ آخرت اور عقیدہ رسالت کے انسانی زندگی پر سماجی اثرات ہیں۔ عقیدہ رسالت سے انسان کو پتا چلتا ہے کہ انبیاء کرام نے اس دنیا میں کیسی زندگی بسر کی اور اس کو مدنظر رکھ کر ایک عام انسان بھی اس طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ انبیاء کرام ؑ اور خاص طور پر رسول اکرم ؐ کی حیات مبارک ہمارے لیے ایک بہترین نمونہ ہیں۔ رسول اللہ ؐ کی حیات مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ آپ ؐ کے اخلاق، کردار، روایات، اور دوسرے سماجی امور کیسے تھے۔ ارشاد مبارکہ ہے کہ

ترجمہ: "بیشک اے رسول اللہ ؐ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہے۔"

یعنی کہ رسول اکرم ؐ کے اخلاق مبارک ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ جس کو اپنانے کی کوشش کرکے بندہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

معاشی اثرات:

عقیدہ رسالت کے معاشی زندگی پر بھی کافی اثرات ہیں۔ اگر عقیدہ رسالت نہ ہو تو انسان کی اس دنیا میں رہنے کا کوئی مقصد باقی نہیں رہتا۔ عقیدہ رسالت سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ انبیاء کرام نے معاشی بنیاد پر کیا کیا پیشے اختیار کیں اور انہوں نے اس دنیا میں کیسے زندگی بسر کی۔ انبیاء کرام ؑ کے طور و طریقوں کو اپنا

2024.07.11 22:37

CamScanner

کہ انسان دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی حاصل کر لیتا
ہے چاہے وہ سماجی میدان ہو یا معاشی نظام سب میں
ہم عقیدہ رسالت سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

سیاسی اثرات:-

عقیدہ رسالت کی زندگی کے دوسرے امور کے
ساتھ ساتھ سیاسی میدان میں بھی گہرے اثرات ہیں۔
عقیدہ رسالت علم کے ہونے سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ انبیاء کرام
نے کیسے بڑے بڑے سلاطین کو زیر کیا۔ اگر ہم تاریخ
کا مطالعہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض
اوقات بغیر لڑے بڑے بڑے بادشاہوں (سرداروں) کو
زیر کیا۔ رسول اللہ کی سیاسی کامیابی کی سب سے بڑی
مثال صلح حدیبیہ تھی۔ جس میں بظاہر مسلمانوں مفاد
کو اگنور کیا تھا مگر اس کے باوجود بھی رسول اللہ ﷺ نے
خوش اسلوبی سے وہ معاہدہ کیا۔ اس طرح میثاق مدینہ
کو اسلامی تاریخ میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے کہ کیسے
طرح رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں اور یہود کو مدینہ کو
ایک کیا اور یہ بھی طے پایا کہ دونوں مل کر مدینے
پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ کریں گے۔ اس طرح کے اور
واقعات بھی ہیں جو ہمارے لیے سیاسی میدان میں مشعل
راہ ہیں۔

تعلیمی اثرات:

سیاسی، سماجی، معاشی اور معاشرتی اثرات کے علاوہ
عقیدہ رسالت کی تعلیمی میدان میں اثرات نمایاں ہیں۔
رسول اکرم ﷺ کے کردار کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ دوسرے
انبیاء کی طرح رسول اللہ ﷺ نے تعلیمی میدان میں ہمارے لیے کافی
مثالیں چھوڑے ہیں چاہے وہ معلم کے طور پر ہو یا بطور شاگرد۔
عقیدہ رسالت میں سب نمایاں ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے:
ترجمہ: "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا۔"
اس طرح ایک اور جگہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

2024.07.11 22:37
CamScanner

ترجمہ: "جب کوئی علم کے حصول میں نکلتا ہے تو سمندر کی مچھلیاں بھی اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔"

معاشی نظام:-

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی میں معاشی نظام پر دور اندیش اور گہرے اثرات ہیں۔ انبیاء کرام نے معاشی نظام اپنانے کو دنیا وہ آج تک کرنے سے قاصر ہے۔ اسلام نے معاشی اعتدال کے لیے زکوٰۃ کو اسلام کا ایک اہم رکن قرار دیا جس کی نعم البدل آج تک دنیا میں نہیں ہیں۔

حاصل کلام:

اسلامی عقائد چاہئے جو بھی ہو، انسانی زندگی پر اپنے اثرات مرتب کرتا رہتا ہیں۔ عقیدہ آخرت ہو یا پھر عقیدہ توحید یا پھر عقیدہ رسالت ہی کیوں نہ ہو۔ عقیدہ رسالت کا انسانی زندگی کے ہر میدان میں اثرات ہیں چاہے وہ کوئی بھی شعبہ ہو۔ عقیدہ رسالت ہی ہے کہ ہمارے زندگی میں سیاسی نظام، معاشی نظام ہو یا پھر تعلیمی میدان سب میں رہنمائی فرماتا ہیں جس کے اثرات تا قیامت دنیا میں رہیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ عقیدہ رسالت کے انسانی زندگی کے معاشرتی اور سماجی میدان میں ڈھیر سارے اثرات ہیں۔ عقیدہ رسالت کو صحیح سے اپنا کر ہم دنیا کے ہر میدان پر کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر (۷)

تعارف:

عورت ہمارے معاشرے کا ایک اہم جز اور حصہ ہیں - دنیا کی آبادی کے ننانوے کا تقریباً آدھے سے زائد خواتین پر مشتمل ہیں۔ دنیا کے سارے اقوام چاہے پرانیا مسلم ہو یا غیر مسلم سب خواتین کے حقوق کی بات ضرور کرتے ہیں - مگر اسلام نے چودہ سو سال پہلے عورت کے مقام کا جو تعین کیا ، وہ آج تک دنیا اس کو دینے سے قاصر ہیں - اسلام دوسرے مذاہب کی طرح خواتین کے کردار کو ، حقوق اور حیثیت کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ وہ مقام فراہم کرتا ہیں جو اس کے لیے ضروری ہو چاہے وہ کوئی مقام بھی ہو۔ اسلام نے عورت کے لیے ایک خاص مقام متعین کیا ہیں جو ان کو مرد کے برابر لا کر کھڑا کرتا ہے۔

عورت کا کردار

عورت کا کردار کو دنیا میں سب سے پہلے اسلام نے واضح کیا - عورت کا معاشرے میں بہن ، بیٹی ، بیوی اور ماں ، سب کا کردار ادا کرتی ہیں - اور وہ چاہے جس روپ میں بھی ہو انسان کا سب سے بڑا سہارا ہوتی ہیں -

عورت بحیثیت ماں:

عورت کا مقام اس دنیا میں سب سے اونچا ہے ۔

اسلام نے واضح کیا ہے کہ " تم پر سب سے زیادہ حق تمہاری ماں کا ہے۔"

ایک اور جگہ مقام پر فرمایا: " ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔"

عورت بحیثیت بیٹی:

عورت بیٹی بن کر انسان کے لیے رحمت کا سبب بنتی ہے - حدیث مبارکہ ہے کہ

~~ترجمہ: " جس نے بیٹی کو بیٹوں پر فوقیت دی~~

ترجمہ: " جس نے بیٹوں کو بیٹیوں پر فوقیت نہیں دی ، اس کے لیے جنت میں مقام ہے ۔"

2024.07.11 22:38

CamScanner

عورت بحیثیت بہن:
بہن کے روپ میں عورت انسان کی سب سے بڑی
خیر خواہ ہوتی ہے۔ رسول اللہ کی بہن جب تشریف لائی تو رسول
اللہ اس کے لیے چادر کو بچا دیا۔

عورت بحیثیت بیوی:
بیوی انسان کے ایمان کا اہم جز ہیں۔ نکاح
سے انسان کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے۔
ارشاد ہے کہ: ترجمہ "تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ
اچھا ہو۔"

عورت کے حقوق:-
اسلام کے عورت کے حقوق بھی متعین فرمائیں ہیں۔ دوسرے
مذاہب میں عورت کے قانونی حقوق کو پامال کیا جاتا ہے وہاں
اسلام نے چودہ سو سال پہلے اس کو جائز حقوق عطا کیئں ہیں۔
جس میں سے چند ایک درج ذیل ہے:

(1) وراثت کا حق:
اسلام نے عورت کو قانونی وارث ٹھہرایا ہے۔
دوسرے مذاہب جہاں پر عورت کے حقوق کا تصور نہیں ہے وہاں
اسلام نے شوہر اور ماں باپ دونوں کے وراثت کا حصہ دار ٹھہرایا ہے۔

(2) تعلیم کا حق:
اسلام نے عورت کو تعلیم کا حق بھی دیا ہے۔ اسلام
نے واضح کیا ہے کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

(3) شادی کا حق:
اسلام نے عورت کو مرضی کے شادی کا حق دیا ہے۔ دوسرے
مذاہب جہاں پر عورت کے دوسرے شادی کے مخالف ہے وہاں اسلام نے شوہر
سے علیحدگی کے بعد دوسرے شادی کا حق دیا ہے۔ ہندوئیت میں عورت کو
شوہر کے ساتھ جلایا جاتا تھا۔ اسلام نے اس کی نفی کی ہیں۔

(4) کاروبار کا حق:
اسلام نے عورت کو کاروبار کا حق اور جائیداد کا حق
دیا ہے۔ اسلام نے اپنے اپنے دائرہ اختیار میں رہ کر عورت کو

2024.07.11 22:38

CamScanner

آزادی عطا کی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہ رض
ایک تجارت کرتی تھی۔

(5) حق رائے:

اسلام نے عورت کو ووٹ کا حق دیا ہے۔ جو دوسرے مذاہب میں نظر نہیں آتا۔ اسلامی تاریخ میں یہ نمایاں ہے کہ جب خلیفہ دوم کے لیے رائے لی جا رہی تھی تو عورتوں سے بھی ان کی رائے پوچھی گئی تھی جو اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام عورت کو ووٹ کا حق دیتا ہے۔

حاصل کلام:

اس سارے بیانیے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے خواتین کے حقوق کا تعین کیا ہے اور ان کے کردار کو ظاہر کیا ہے۔ اسلام دوسرے مذاہب کی طرح نہیں جو صرف ایک مخصوص طبقے کے لیے بن کر آیا ہو۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں ہر طبقے اور ہر گروہ کے لیے رہنمائی ہیں۔ اسلام نے عورتوں کو اس کا وہ مقام دلایا جو آج تک دنیا کے باقی مذاہب اور اقوام دینے سے قاصر ہے۔ مغرب جو آج خواتین کے حقوق کا علمبردار بنا پھرتا ہے کبھی کسی زمانے میں ان کے حقوق کے خلاف تھا۔ ایک مصنف ہنری (VI) لکھتے ہے کہ انگلستان کی ملکہ عورتوں کو ان کے مقدس کتاب کو ہاتھ لگانے پر بھی پابندی تھی۔ اس طرح 586ء میں فرانس میں ایک کانفرنس کے دوران یہ طے پایا کہ عورت انسان تو ہے مگر صرف مرد کے خدمت کے لیے ہے۔ اس کے برعکس اسلام نے عورت کو ان کا اصل مقام دلایا اور سمجھایا کہ عورت کو بھی وہ سب حقوق حاصل ہو ہے جو معاشرے میں مرد کو حاصل ہے اور دونوں کا مقام ایک جیسا ہے۔

2024.07.11 22:38
CamScanner

سوال نمبر (VIII)

اجماع:- اجماع سے مراد ہے کسی مذہبی مسئلے پر جمع ہونا اجماع کہلاتا ہے۔
ملتِ اسلامیہ کا کوئی ایسا مسئلہ جو قرآن اور حدیث میں موجود نہ ہو، مسلمان اس مسئلے پر جمع ہو جائے تو اس کو اجماع کہا جاتا ہیں۔ اسلام میں بھی چند ایک مقام پر اجماع کا درس ملتا ہے۔
ارشاد ہے کہ "ترجمہ: اگر آپ کو کسی مسئلے کا حل قرآن و حدیث میں نہ ملے تو اجماع کرئے، خدا میری امت کو کبھی غلط بات پر متفق نہیں کریگا"۔

اجماع کے اقسام

اجماع کے کئیں اقسام ہیں:
1. اجماع سکوتی
2. اجماع غیر سکوتی
3. اجماع الامہ
4. اجماع العلمہ
5. اجماع مدینہ

مجتہد:
اجماع میں شرکت کرنے والے کو مجتہد کہا جاتا ہیں۔

اجماع کے لئے شرائط:
ہر ایک بندہ جو مندرجہ ذیل بنیادوں پر پورا اترتا ہو اجماع کر سکتا ہے۔
1. عاقل ہونا
2. بالغ ہونا
3. قرآن کا علم رکھتا والا
4. نیک اعمال کا مالک ہو۔

آج کل کے دور میں کسی مسئلے پر اجماع کرانا ~~مشکل~~ مجلس

2024.07.11 22:38

CamScanner

شوریٰ (پارلیمنٹ) کی ذمہ داری ہے۔
آجکل بہت سے ایسے مسائل ہیں جن پر اجماع ضروری ہے
جیسا کہ آن لائن بزنس، ڈیجیٹل کرنسی وغیرہ۔

پردہ:-

اسلام میں پردے کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اسلام میں پردے کا حکم کئی مقامات پر آیا ہے۔ پردہ ہر ایک مرد اور ہر عورت کو ضروری ہے۔ ارشاد ہے کہ
ترجمہ: "جب غیر مرد غیر عورت دیکھے تو ان کو چاہیئے کہ نظریں نیچے کریں اسی طرح غیر عورت جب مرد دیکھے تو نظریں نیچے رکھیں۔"

اسلام میں نابینا شخص سے بھی پردہ ضروری ہے کیونکہ جس کو وہ نظر آتا ہے اس سے پردہ بنتا ہے۔
"ایک مرتبہ ایک نابینا صحابی گھر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے ازواج کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔"

2024.07.11 22:39

CamScanner